مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، چرس، بھنگ، افیون اور نسوار کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیا ان کو کاشت کرنا اور کاروبار کرنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بھنگ اور افیون: نشہ کی غرض سے استعمال کرنا حرام ہے اور مقدارِ نشہ سے کم افیون کا دوا میں استعمال کرنا جائز ہے اور اسی مقصد کے لیے اگر اس کی کاشت اور خرید و فروخت کی جائے تو اس کی گنجائش ہے، اگر کسی شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کو لہو لعب، اور عیاشی کے لیے استعمال کرے گا تو اس کو افیون بیچنا مکروہِ تحریمی ہو گا۔

حکومت کی طرف سے افیون اور بھنگ وغیرہ کی کاشت پر اگر پابندی ہو تو اس کی پاسداری کرنی چاہیے، پھر آج کل ان کا عام استعمال جائز کام میں نہ ہونے کے برابر ہے، لہذا اس کو کاروباری مشغلہ بنانے اور اس کی کاشت کاری سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔

چرس: نشہ آور اشیاء میں سے ہے اور نشہ آور اشیاء کا استعمال شرعاً حرام ہے۔

نسوار: چونکہ تمباکو اور چونا وغیرہ سے بنتی ہے؛ لہٰذا اس کا استعمال تمباکو کی طرح فی نفسہٖ مباح اور جائز ہے، حرام نہیں ہے البتہ نسوار کی بدبو سے (خاص کر مسجد میں) نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے، اس لیے نماز سے پہلے منہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے، اور عام حالت میں بھی اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔

١. كما في الصحيح المسلم :

"حدثنا يحيى بن يحيى قال: قرأت على مالك عن ابن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن "البتع"؟ فقال : كل شراب أسكر فهو حرام". (باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام)

٣. كما في الفتاوى الشاميه

"فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره بل ثبت له منافع، فهو داخل تحت قاعدة الأصل في الأشياء الإباحة وأن فرض إضراره للبعض لايلزم منه تحريمه على كل أحد".

(٦/٤٥٩ ط: سعيد)

٤. كما في الهنديه :

"وســئل بعض الفقهاء عن أكل الطين البخاري ونحوه قال: لا بأس بذلك ما لم يضــرّ، وكراهية أكله لا للحرمة بل لتهييج الداء".(٥/٣٤١، ط: ماجديه)

٥. الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/٤٥٤):

"(وصـح بيع غير الخمر) مما مر، ومفاده صـحة بيع الحشـيشـة والأفيون. قلت: وقد سـئل ابن نجيم عن بيع الحشـيشـة هل يجوز؟ فكتب لايجوز، فيحمل على أن مراده بعدم الجواز عدم الحل".

وفيه أيضاً (٦/٤٥٦) :

"(ويحرم أكل البنج والحشـيشـة) هي ورق القتب (والأفيون)؛ لأنه مفسـد للعقل ويصـد عن ذكر الله وعن الصلاة (لكن دون حرمة الخمر، فإن أكل شيئاً من ذلك لا حد عليه، وإن سكر) منه (بل يعزر بما دون الحد)، كذا في الجوهرة".

وفيه أيضاً (٦/٣٩١) :

"(و) جاز (بيع عصـير) عنب (ممن) يعلم أنه (يتخذه خمراً)؛ لأن المعصـية لاتقوم بعينه بل بعد تغيره، وقيل: يكره؛ لإعانته على المعصـية، ونقل المصـنف عن السـراج والمشـكلات أن قوله: ممن أي من كافر، أما بيعه من المسـلم فيكره، ومثله في الجوهرة والباقاني وغيرهما، زاد القهستاني معزياً للخانية: أنه يكره بالاتفاق.

(قوله: ممن يعلم) فيه إشـارة إلى أنه لو لم يعلم لم يكره بلا خلاف، قهسـتاني، (قوله: لاتقوم بعينه إلخ) يؤخذ منه أن المراد بما لاتقوم المعصـية بعينه ما يحدث له بعد البيع وصـف آخر يكون فيه قيام المعصـية وأن ما تقوم المعصـية بعينه ما توجد فيه على وصـفه الموجود حالة البيع كالأمرد والسلاح ويأتي تمام الكلام عليه (قوله: أما بيعه من المسلم فيكره) لأنه إعانة على المعصية، قهستاني عن الجواهر.

أقول: وهو خلاف إطلاق المتون وتعليل الشـروح بما مر وقال ط: وفيه أنه لايظهر إلا على قول من قال: إن الكفار غير مخاطبين بفروع الشريعة، والأصح خطابهم، وعليه فيكون إعانة على المعصية، فلا فرق بين المسلم والكافر في بيع العصير منهما، فتدبر اهـ ولايرد هذا على الإطلاق والتعليل المار. والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۴/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

01/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

محمد شرافت رفیق

یکم اکتوبر ۲۰۲۲ء

۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

شہاب الدین